بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَلٰی اَنْ یَّتَعَنَّتَ بِاَمْرٍ مَّقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر اوشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۵ ذوالحجہ ۱۳۸۸ھ ۲۲ تبلیغ ۱۳۴۸ہش ۲۲ فروری ۶۹ء | نمبر ۴۵

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم کی تعلیمیں تقوے کے اعلیٰ درجہ تک پہنچانا چاہتی ہیں۔

ان کی طرف کان دھرو اور ان کے موافق اپنے تئیں بناؤ

"قرآن کریم کی تعلیمیں تقوے کے اعلیٰ مدارج تک پہنچانا چاہتی ہیں۔ ان کی طرف کان دھرو اور ان کے موافق اپنے تئیں بناؤ۔ قرآن شریف انجیل کی طرح نہیں صرف یہ نہیں کہتا کہ نامحرم عورتوں یا ایسوں کو جو عورتوں کی طرح محل شہوت ہو سکتی ہیں شہوت کی نظر سے مت دیکھو۔ اس کی کامل تعلیم کا یہ منشاء ہے کہ تو بغیر ضرورت نامحرم کی طرف نظر مت اٹھا نہ شہوت سے اور نہ بغیر شہوت۔ بلکہ چاہیئے کہ آنکھیں بند کر کے اپنے تئیں ٹھوکر سے بچاوے۔ تا تیری دلی پاکیزگی میں کچھ فرق نہ آوے۔ سو تم اپنے مولےٰ کے اس حکم کو خوب یاد رکھو اور آنکھوں کے زنا سے اپنے تئیں بچاؤ۔ اس ذات کے غضب سے ڈرو جس کا غضب ایک دم میں ہلاک کر سکتا ہے۔ قرآن شریف یہ بھی فرماتا ہے کہ تو اپنے کانوں کو بھی نامحرم عورتوں کے ذکر سے بچا اور ایسا ہی ہر ایک ناجائز ذکر سے۔

مجھے اس وقت اس نصیحت کی حاجت نہیں کہ تم خون نہ کرو کیونکہ بجز نہایت شریر آدمی کے کون ناحق کے خون کی طرف قدم اٹھاتا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ ناانصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو۔ حق کو قبول کر لو۔ اگرچہ ایک بچہ سے۔ اور اگر مخالف کی طرف حق پاؤ تو فی الفور اپنی خشک منطق کو چھوڑ دو۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۸۳۰ تا ۸۳۲)

اخبار احمدیہ

-• ربوہ ۲۱ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

-• ربوہ ۲۱ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد کی تکلیف اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

-• ربوہ ۲۱ تبلیغ۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب آپ کی صحت کاملہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

-• ربوہ ۲۱ تبلیغ۔ کل ۲۰ تبلیغ ۱۳۴۸ہش مطابق ۲۰ فروری ۱۹۶۹ء ۹ بجے صبح مسجد مبارک میں یوم مصلح موعود کے موقعہ پر مرکزی انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں اہل ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ جلسہ میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح وارشاد، محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد اور صدر جلسہ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ذات اقدس میں ان کے مہتم بالشان ظہور پر تقاریر کیں۔ متعدد شعراء نے کرام نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی شان میں اپنا تازہ کلام پیش کیا۔ پونے بارہ بجے اجلاس دعا پر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

-• محترم گیانی عباد اللہ صاحب نیئر الفضل گذشتہ پندرہ روز سے انفلوائنزا کی وجہ سے بیمار ہیں احباب جماعت ان کی صحتیابی کے لئے دعا کریں۔

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن

۳۰ جون تک سو فیصدی ادا کئے جائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تاکید فرمائی ہے کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات ۳۰ جون ۱۹۶۹ء تک سو فیصدی ادا کر دیئے جائیں۔ جن دوستوں کے ذمہ اس مبارک تحریک کے وعدہ کی ادائیگی باقی ہے وہ فوری توجہ فرما کر حضور کے منشاء مبارک کی تعمیل کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کی برکات کا مستحق اپنے آپ کو بنائیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے

جن دوستوں کو انکم ٹیکس ادا کرنا ہوتا ہے۔ وہ اس مبارک تحریک میں ادا کردہ رقم پر انکم ٹیکس کے استثناء کا فائدہ حاصل کر سکتے ہیں بشرطیکہ ۳۰ جون ۱۹۶۹ء تک ادا کر دیں۔ دوست اس سے فائدہ اٹھائیں۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۲ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش

محققین اور اسلامی اصول

— سلسلہ کیلئے دیکھیں الفضل ۲۰ تبلیغ —

یہ ایک مثال ہے الغرض اسلامی اصولوں کی برتری ثابت کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اللہ تعالےٰ کے وجود پر یقین محکم پیدا کیا جائے تاکہ ان اصولوں پر حق الیقین کے ساتھ عمل کیا جا سکے۔ ورنہ بغیر ایسے ایمان کے اسلامی اصولوں سے کما حقہ فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ اور خواہ ان کو کتنا ہی مبنی بر حکمت ثابت کیا جائے۔ منکران حق ان کی جاودانی اور اخلاقی حیثیت کے عرفان سے محروم ہونے کی وجہ سے ان سے حقیقی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

اشاعت اسلام و تبلیغی پہلو سے بے شک اسلامی اصولوں کی عقلی لحاظ سے فوقیت ثابت کرنا مفید ہے اور صراط مستقیم پر آنے کے لئے راہبری کے لحاظ سے اچھا قدم ہے۔ لیکن جب تک اسلامی اصولوں کے بنانے والے واحد خدا پر حق الیقین پیدا نہ ہو۔ ان اصولوں کا محض مقابلۃً اچھا ہونا کافی نہیں ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں ان کی حیثیت انسانی بنائے ہوئے اصولوں سے زیادہ نہیں رہتی۔ جن کو نظر انداز کر دینا معمولی بات سمجھا جائے گا۔ چنانچہ خود جو مسلمان اسلامی اصولوں پر عمل نہیں کرتے یقیناً وہ اللہ تعالےٰ پر بھی کما حقہ ایمان نہیں رکھتے۔ ان کا ایمان بھی رسمی ہوتا ہے۔ ورنہ اگر اللہ تعالےٰ پر کامل ایمان ہو تو انسان الٰہی ہدایتوں سے کسی طرح سرتابی نہیں کر سکتا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یقیناً سمجھو کہ ہر ایک پاکبازی اور نیکی کی اصل جڑ خدا تعالےٰ پر ایمان لانا ہے۔ جس قدر انسان کا ایمان باللہ کمزور ہوتا ہے اسی قدر اعمال صالحہ میں کمزوری اور سستی پائی جاتی ہے۔ لیکن جب ایمان قوی ہو اور اللہ تعالےٰ کو اس کی تمام صفات کاملہ کے ساتھ یقین کر لیا جائے اسی قدر عجیب رنگ کی تبدیلی انسان کے اعمال میں پیدا ہو جاتی ہے۔ خدا تعالےٰ پر ایمان رکھنے والا گناہ پر قادر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ ایمان اس کی قوتوں اور گناہ کے اعضاء کاٹ دیتا ہے۔ دیکھو اگر کسی کی آنکھیں نکال دی جائیں تو وہ آنکھوں سے بدنظری کیونکر کر سکتا ہے۔ اور آنکھوں کا گناہ کیسے کرے گا۔ اور اگر ایسا ہی ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔ پھر وہ گناہ جو ان اعضا سے متعلق ہیں کیسے کر سکتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح پر جب ایک انسان نفس مطمئنہ کی حالت میں ہوتا ہے۔ تو نفس مطمئنہ اسے اندھا کر دیتا ہے۔ اور اس کی آنکھوں میں گناہ کی قوت نہیں رہتی وہ دیکھتا ہے پر نہیں دیکھتا کیونکہ آنکھوں کے گناہ کی نظر سلب ہو جاتی ہے۔ وہ کان رکھتا ہے مگر بہرہ ہوتا ہے۔ اور وہ باتیں جو گناہ کی ہیں نہیں سن سکتا۔ اسی طرح پر اس کی تمام نفسانی اور شہوانی قوتیں اور اندرونی اعضاء کاٹ دیئے جاتے ہیں۔ اس کی ساری طاقتوں پر جن سے گناہ صادر ہو سکتا تھا ایک موت واقع ہو جاتی ہے۔ اور وہ بالکل ایک میت کی طرح ہوتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ ہی کی مرضی کے تابع ہوتا ہے۔ وہ اس کے سوا ایک قدم نہیں اٹھا سکتا۔ یہ وہ حالت ہوتی ہے جب خدا تعالےٰ پر سچا ایمان ہو۔ اور جس کا نتیجہ یہ ہے کہ کامل اطمینان اسے دیا جاتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جو انسان کا اصل مقصود ہونا چاہیئے۔ اور ہماری جماعت کو اس کی ضرورت ہے۔ اور اطمینان کامل کے حاصل کرنے کے واسطے ایمان کامل کی ضرورت ہے۔ پس ہماری جماعت کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ پر سچا ایمان حاصل کریں۔

یاد رکھو اصلاح نفس کے لئے نری تجویزوں اور تدبیروں سے کچھ نہیں ہوتا ہے۔ جو شخص نری تدبیروں پر رہتا ہے وہ نامراد اور ناکام رہتا ہے کیونکہ وہ اپنی تدبیروں اور تجویزوں ہی کو خدا سمجھتا ہے۔ اس واسطے وہ فضل اور فیض جو گناہ کی طاقتوں پر موت وارد کرتا ہے۔ اور بدیوں سے بچنے اور ان کا مقابلہ کرنے کی قوت بخشتا ہے وہ انہیں نہیں ملتا۔ کیونکہ وہ خدا تعالےٰ سے آتا ہے۔ جو تدبیروں کا غلام نہیں۔ انسانی تدبیروں اور تجویزوں کی ناکامی کی مثال خود خدا تعالےٰ نے دکھائی ہے۔ یہودیوں کو تورات کے لئے کہا کہ اس میں تحریف و تبدیل نہ کرنا اور بڑی بڑی تاکیدیں اس کی حفاظت کی ان کو کی گئیں۔ لیکن کم بخت یہودیوں نے تحریف کر ہی۔ اس کے بالمقابل مسلمانوں کو کہا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ یعنی ہم نے اس قرآن مجید کو اتارا ہے۔ اور ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ پھر دیکھ لو کہ اس نے کیسی حفاظت فرمائی۔ ایک لفظ اور نقطہ تک پس و پیش نہ ہوا اور کوئی ایسا نہ کر سکا۔ کہ اس میں تحریف و تبدیل کرتا۔ صاف ظاہر ہے کہ جو کام خدا کے ہاتھ سے ہوتا ہے۔ وہ بڑا ہی بابرکت ہوتا ہے۔ اور جو انسان کے اپنے ہاتھ سے ہو وہ بابرکت نہیں ہو سکتا۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ جب تک خدا تعالےٰ کا فضل اور اسی کے ہاتھ سے نہ ہو۔ تو کچھ نہیں ہوتا۔ پس محض اپنی سعی اور کوشش سے طہارت نفس پیدا ہو جاوے۔ یہ خیال باطل ہے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ پھر انسان کوشش نہ کرے۔ اور مجاہدہ نہ کرے نہیں بلکہ کوشش اور مجاہدہ ضروری ہے۔ اور سعی کرنا فرض ہے۔ خدا تعالےٰ کا فضل سچی محنت اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا۔ اس واسطے ان تمام تدابیر اور مساعی کو چھوڑنا نہیں چاہیئے۔ جو اصلاح نفس کے لئے ضروری ہیں مگر یہ تجاویز اور تدابیر اپنے نفس سے پیدا کی ہوئی نہیں ہونی چاہئیں۔ بلکہ ان تدابیر کو اختیار کرنا چاہیئے۔ جن کو خود اللہ تعالےٰ نے بیان کیا ہے اور جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھائی ہیں۔ آپ کے قدم پر قدم مارو۔ اور پھر دعاؤں سے کام لو۔ تم ناپاکی کے کیچڑ میں پھنسے ہوئے ہو۔ مگر خدا تعالےٰ کے فضل کے بغیر صرف تدبیروں سے صاف چشمہ تک نہیں پہنچ سکتے۔ جو طہارت کا موجب ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۴۴ تا صفحہ ۲۴۶)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حسد سے بچو

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِیَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ اَوْ قَالَ الْعُشْبَ۔

(ابو داؤد کتاب الادب)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح بھسم کر دیتا ہے جس طرح آگ ایندھن اور گھاس کو بھسم کر دیتی ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

تہذیب و ہدایت کا اوّلیں سرچشمہ اور اُمّ القریٰ ـــــ مکہ معظمہ

(محترم شیخ عبدالقادر صاحب۔ لاہور)

(قسط ۳)

ان اشارات کے بعد مجھے ایک اہم سوال کا جواب دینا ہے جو کہ ارضِ حجاز کے موجودہ جغرافیائی حالات کے پیشِ نظر پیدا ہوتا ہے۔ ریگستانِ عرب میں نسلِ انسانی کا نشوونما، تہذیب و تمدن کا ارتقاء، اس قطعہ ارضی سے قوموں اور نسلوں کا انتشار، بظاہر حالات ناممکن نظر آتا ہے۔ جہاں ضروریاتِ زندگی اور آثارِ حیات مفقود ہوں وہی ملک نسلِ انسانی کا سرچشمہ اور منبع ہو یہ بات بڑی عجیب ہے۔ یہ سوال جتنا مشکل نظر آتا ہے اتنا ہی اس کا جواب سہل اور آسان ہے۔

عصرِ حاضر کے علمائے ارضیات، نباتات و جغرافی نے یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ زمانۂ قدیم میں عربستان کا موسم وہ نہیں تھا جو کہ آج ہے۔

آج سے بیس ہزار سال پہلے عہدِ یخ Ice age کا چوتھا دور ختم ہوا۔ آئس ایج میں نصف کرۂ عالم برف کا آدھا گولا بن چکا تھا لیکن عربستان اور صحرائے اعظم دائرۂ ثلج سے باہر تھے۔ نتیجۃً یہ علاقے بہت سرسبز اور نہایت شاداب تھے اور پانی بھی یہاں وافر تھا۔ یہاں انسانی نسل خوب نشوونما پا رہی تھی۔ جب آئس ایج ختم ہوئی تو بحرِ اوقیانوس کی مینہ برسانے والی ہواؤں کا رُخ شمالی افریقہ اور عربستان سے منتقل ہو کر یورپ کے ملکوں کی طرف ہوتا گیا تو ان علاقوں کے سرسبز میدان خشک سالی کا شکار ہونے لگے۔ یہاں صحرائے اعظم اور ریگ زارِ عربستان پیدا ہو گئے۔ اور اس کے بالعکس یورپ میں جنگل اُگنے لگے۔ طبعی تبدیلیوں کی وجہ سے جوں جوں برفانی چادر شمالی یورپ سے پیچھے ہٹتی گئی ہواؤں نے بھی اپنا رُخ پھیر لیا۔ یورپ سرسبز و شاداب اور صحرائے اعظم اس کے بالعکس ہو گئے۔ جن وادیوں میں آبِ رواں کا عمل دخل تھا وہ ریت کے سمندر میں بدل گئیں۔ جنّت بداماں قطعاتِ ارضی ویرانیوں سے ہمکنار ہو گئے۔ آج سے چار ہزار سال پہلے بھی عربستان، آج کی بہ نسبت کچھ زیادہ ہی سرسبز تھا۔ پانی بھی نسبتاً وافر تھا۔ اس طبعی انقلاب کا ایک فائدہ ضرور ہوا کہ وہ نسلیں جو کہ شادابی کے ایک عظیم دور میں پیدا ہوئی تھیں خشک سالی کے بعد عرب سے باہر نکلنا شروع ہوئیں۔ اس طرح قوموں کا گہوارہ آبادی سے لبالب ہو کر چھلکنے لگا۔

ریمنڈ فلپ نے اپنی کتاب

The Sea Land of Arabia

میں ثابت کیا ہے کہ زمانہ تاریخ کے پہلے دو ہزار سال میں بھی عرب سرسبز و شاداب تھا۔ گو صحرا بھی موجود تھے لیکن پانی کی ندیاں بھی رواں دواں تھیں۔ یہی ندیاں آج بھی نظر آتی ہیں لیکن پانی کی بجائے ریت سے بھری ہوئی۔ اسی طرح شمالی عرب میں خلیج فارس سے بحرِ قلزم تک جھیلوں کا ایک سلسلہ تھا جسے کتبات مینی میں ارض البحر کے نام سے یاد کیا گیا۔ ریمنڈ فلپ کہتے ہیں کہ بابل والوں کا روایتی دلمون اور تورات کا جنّتِ عدن ارض حجاز میں تھا۔ عربستان کا عہد رفتہ ہمیں بتاتا ہے کہ یہ علاقہ جنّت بداماں اور قدیم ترین تہذیب کا منبع ہے۔

اس نئی ریسرچ کے پیشِ نظر ام القریٰ کے قرآنی نظریہ کو سمجھنا اب آسان ہو گیا ہے پہلے جو چیز علماء کے نزدیک شئ عجاب تھی وہ اب ایک حقیقت بن کر نظروں کے سامنے اُبھر رہی ہے۔

زمانہ قبل از تاریخ میں جزیرہ نمائے عرب کے موسمی حالات کیا تھا؟ پروفیسر فلپ حتّی لکھتے ہیں:۔

> قدیم زمانوں میں بحرِ اوقیانوس کی مغربی ہوائیں جو سمندر سے پانی لاتیں اور اب شام و فلسطین کی بلندیوں کو سیراب کرتی ہیں ضرور بھری بھرائی عرب تک پہنچتی ہوں گی۔ اور عصرِ جلید (آئس ایج) کے ایک حصّے میں یہی ریگستان خوب بسنے بسانے کے قابل سبزہ زار ہوں گے۔ اصل میں برف کی چادر جو کرۂ ارض پر چھائی، ایشیائے کوچک کے پہاڑوں سے آگے جنوب میں کبھی نہیں بڑھی اور ملک عرب تجلید کی وجہ سے کبھی ناقابلِ سکونت نہیں ہوا۔ اس کی گہری وادیاں کہ اب خشک پڑی ہیں شہادت دیتی ہیں کہ مینہ کا پانی، جو ایک زمانے میں ان کے اندر سے بہتا تھا کٹاؤ ڈالنے کی کیسی قوت رکھتا ہے۔

(تاریخ ملت عربی صفحہ ۲۳-۲۴ اردو ترجمہ)

زمانہ تاریخ میں بھی عرب امم قدیمہ کا گہوارہ تھا۔ فلپ حتّی لکھتے ہیں:۔

> "سامی نسل کا اصل وطن کہاں تھا؟ جواب میں اہلِ علم نے مختلف مفروضات قائم کئے ہیں۔ ایک گروہ سامی اور حامی اقوام کی تھوڑی بہت نسلی مناسبت کو دیکھ کر مشرقی افریقہ کو اصلی وطن بتاتا ہے بعض حضرات تورات کی روایات کے زیرِ اثر عراق عرب کو ابتدائی مسکن قرار دیتے ہیں لیکن جزیرہ نمائے عرب کے حامیوں کے دلائل اور ان کی مجموعی قوت پر غور کیجئے تو یہی نظریہ سب سے زیادہ قابلِ قبول نظر آئے گا۔"

پھر لکھتے ہیں:۔

> "جزیرہ نمائے عرب کی سطح بیشتر ریگ زار ہے صرف زیریں پہلوؤں پر قابلِ سکونت زمین کی پٹی ملتی ہے۔ ان کناروں کو سمندر گھیرے ہوئے ہے۔ جب آبادی اتنی بڑھ جاتی ہے کہ سکونتی پٹی میں بسر اوقات نہ کر سکتی تو لازماً زائد آبادی کو باہر جگہ ڈھونڈنی پڑتی تھی۔ اندر کے رُخ تو ریگستان اسے بڑھنے نہیں دیتا اور بیرونی جانب سمندر راستے روکتا جو گزشتہ زمانے میں قریب قریب ناقابلِ عبور حائل تھا ایسی صورت میں فاضل آبادی کے سامنے مغربی ساحل کی طرف آگے چلنے کا ایک ہی راستہ کھلا تھا جو شمال میں جزیرہ نمائے سینا پہنچ کر نیل کی زرخیز وادی کی جانب مُڑ جاتا ہے۔ ۳۵۰۰ قبل مسیح کے آس پاس سامی مہاجرین اسی راستے سے گزرے یا مشرقی افریقہ کا شمالی راستہ چل کر مصر کی سابقہ حامی نسل کی آبادی میں آن دھنسے۔ انہی کے میل سے تاریخی عہد کی وہ مصری قوم پیدا ہوئی جسنے تمدن کے بہت سے مبادی کی بنیاد ڈالی انہی نے سب سے پہلے پتھر کی عمارتیں بنائیں اور شمسی تقویم کی ابتداء کی۔

مہاجرین کا ایک اور گروہ اسی کے قریب زمانے میں مشرق کے راستے شمال کی طرف چلا اور دجلہ و فرات کی وادیوں میں ڈیرے ڈال دیئے۔ حضرت مسیحؑ سے قبل تیسرے ہزار کے وسط کے قریب ایک اور سامی قوم، یعنی عموری اکّد کر شام و عراق کے سرسبز علاقے میں پہنچ گئے۔"

بعض اور ہجرتوں کے ذکر کے بعد اسی تسلسل میں لکھتے ہیں:۔

> "مذکورہ بالا سین کا مقابلہ کرنے سے سامیات کے بعض ماہروں کو یہ خیال بھی آیا کہ ملک عرب ایک عظیم ذخیرہ آب کی طرح تقریباً ہزار سال کے دور کے ختم پر آبادی سے اس طرح لبالب ہوتا رہا کہ پھر اس کا چھلک جانا ناگزیر ہو جاتا تھا۔ چنانچہ یہ حضرات ان ہجرتوں کو "امواج" کے استعارے میں بیان کرتے ہیں۔"

یہ سارے حوالے تاریخ ملت عربی کے باب اوّل سے ہم نے اقتباس کئے ہیں علمائے عصر حاضر یہ تو مانتے ہیں کہ زمانہ تاریخ میں عرب امم قدیمہ کا گہوارہ رہا ہے۔ گویا آدم کی تہذیب بنی آدم کے انتشار فی الارض کے ذریعہ عرب سے نکل کر دنیا میں پھیلی لیکن زمانہ قبل از تاریخ میں بھی امم قدیمہ کا سرچشمہ عرب تھا؟ یہ بات ماننے میں ابھی انہیں تامل ہے۔ افریقہ۔ عرب۔ عراق عرب میں سے ایک کی تعیین ہونا باقی ہے۔ عربستان کے حق میں ام الالسنہ کی شہادت قابلِ غور ہے۔ جب یہ امر ثابت کر دیا گیا کہ دنیا کی سب زبانیں عربی کی مختلف شکلیں ہیں تو پھر ہمیں ماننا ہوگا کہ نسلِ انسانی کا اوّلیں انتشار جزیرہ نمائے عرب سے ہوا۔ علم الاقوام، سائنس اور مذہب کی رُو سے وحدتِ نسلِ انسانی ایک حقیقت ثابتہ ہے۔ جس مرکز سے مختلف نسلیں دنیا میں پھیلیں وہ عرب تھا۔ اس انتشار کے یوں تو بہت سے ادوار ہیں

لیکن دو بڑے دور قابلِ التفات ہیں۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ میں زمانہ قبل از تاریخ کے دور کی طرف اشارہ ہے۔ جب انسان کو اس کی تخلیق کے بعد عربی مبین کا دودھ پلایا گیا۔ امّ القریٰ سے نکل کر جب نسلیں دنیا میں منتشر ہوئیں تو مختلف زبانیں معرضِ وجود میں آئیں۔ یہ دور چالیس ہزار سال پہلے شروع ہوا۔ اس دور میں سب زبانیں مرتب ہو چکی تھیں۔

دوسرا دور وحیٔ الٰہی کے ذریعہ تہذیب و تمدن عطا فرمانے کا دور ہے۔ یہ دور آدم کے ذریعہ شروع ہوا اور تمام و کمال زمانہ تاریخ سے تعلق رکھتا ہے ؂

تحریکِ تعلیم القرآن اور لجنات اماء اللہ کا فرض

(حضرت سیدہ امۃ متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا سب سے بڑا مقصد قرآنِ مجید کی محبت کو دلوں میں پیدا کرنا اور اس پر عمل کرنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق کو قائم کرنا تھا۔ آپ کے بعد آپ کے خلفاء بھی یہی فریضہ سرانجام دیتے چلے آئے ہیں تا قرآنِ مجید کی حکومت ہمارے دلوں پر قائم ہو ہمارے گھروں میں قائم ہو ہمارے معاشرہ میں قائم ہو اور ہر مرد، عورت اور بچہ قرآن مجید کی تعلیم کی عملی تفسیر نظر آئے۔ ابتدائے ۶۶ء سے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن مجید ناظرہ اور با ترجمہ پڑھنے پر بہت زور دیا خصوصاً مستورات سے کئی بار خطاب فرماتے ہوئے آپ نے تاکید فرمائی کہ وہ خود قرآن پڑھیں۔ ترجمہ سیکھیں اور اس پر عمل کریں۔ اگر مائیں قرآن پڑھنے والی اور اس پر عمل نہ کرنے والی ہوں گی تو ان کی اولادوں کے دلوں میں بھی قرآن کی محبت پیدا نہ ہوگی اجتماع ۶۷ء کے موقع پر آپ سب سے خطاب فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے فرمایا تھا:۔

"اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ان ذمہ داریوں میں سے سب سے پہلی ذمہ داری قرآنِ کریم کو سمجھنا قرآن کریم کو جاننا قرآنِ کریم پر فکر اور تدبر کرنا۔ قرآن نے جو ہدایتیں دی ہیں ان پر عمل کرنا۔ قرآن نے جو معاشرہ پیدا کرنا چاہا ہے اس معاشرہ کو اپنے ماحول میں پیدا کرنا وغیرہ وغیرہ۔ جتنی ذمہ داریاں قرآن کریم پڑھنے کے متعلق یا پڑھنے کے نتیجہ میں آپ پر عائد ہوتی ہیں ان سب کا ادا کرنا آپ کا فرض ہے۔"

میری عزیز بہنو! ان ذمہ داریوں سے اس وقت ہی ہم پوری طرح عہدہ برآ ہو سکتے ہیں جب ہر عورت قرآن سمجھ سکے۔ پس لجنات اماء اللہ کا سب سے بڑا کام اس زمانہ میں یہی ہے کہ وہ قرآن پڑھانے کا انتظام کریں۔ کوئی عورت جس کی عمر ترجمہ سیکھنے کے قابل ہو اس سے محروم نہ رہ جائے۔ کوئی لڑکی ایسی نہ ہو جو ناظرہ نہ جانتی ہو۔

مجلس مشاورت کے موقع پر لجنہ اماء اللہ نے اپنی رپورٹ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کرنی ہے۔ ۲۰ مارچ سے قبل یہ رپورٹ ہر لجنہ کی طرف سے آجانی چاہیئے کہ گزشتہ تین سال کے عرصہ میں انہوں نے

(۱) کتنی مستورات اور کتنے بچوں کو ناظرہ پڑھایا۔

(۲) کتنی مستورات نے ترجمہ پڑھا۔

(۳) آپ کی لجنہ میں کتنی مستورات ایسی ہیں جو ناظرہ نہیں جانتیں۔

(۴) کتنی مستورات ایسی ہیں جو ترجمہ جانتی ہیں۔

ایسی رپورٹیں جلد سے جلد پہنچ جانی چاہئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف عارضی کا طریق بھی اسی لئے جاری فرمایا ہے کہ بہنیں اس میں حصہ لے کر اپنے اپنے شہر میں قرآن کی تعلیم دیں۔ ہر بہن کو اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ وقف عارضی کے فارم دفتر لجنہ یا دفتر وقف عارضی سے مل سکتے ہیں پُر کر کے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت میں بھجوائیں ؂

مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں (مینیجر الفضل)

محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کی آخری علالت اور وفات

(از مکرم ڈاکٹر میاں محمد طاہر صاحب ابن محترم میاں عطاء اللہ صاحب مرحوم)

جنوری ۱۹۶۸ء میں میرے ابا جان میاں عطاء اللہ صاحب (مرحوم) کو پیشاب کی بندش کی تکلیف ہو گئی جس کے لئے اپریشن کروانا پڑا۔ اپریشن سے بندش کی تکلیف تو ختم ہو گئی لیکن پیشاب پر پوری طرح کنٹرول نہ رہا اور بخار کی تکلیف بھی شروع ہو گئی۔ اپریل کے مہینے میں ابا جان میرے پاس پورٹ لینڈ تشریف لے آئے۔ یہاں پہنچنے کے بعد آہستہ آہستہ آپ کو آرام آگیا اور بخار بھی اتر گیا۔ صحت ترقی کرنے لگ گئی اور وزن ۱۳۷ پونڈ سے ۱۵۸ تک بڑھ گیا۔ ہم ہر روز شام کے وقت لمبی سیر کے لئے چلے جاتے اور راستہ میں کبھی قادیان اور ربوہ کی باتیں ہوتیں اور کبھی ابا جان حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی کی باتیں سناتے اور اس طرح ہماری سیر پر روحانی رنگ غالب رہتا۔ جولائی کے مہینے میں مکمل طور پر صحتیاب ہونے کے بعد ابا جان واپس Toronto تشریف لے گئے لیکن وہاں پہنچنے کے چند دن بعد اچانک ENCEPHALITIS کا حملہ ہو گیا بیماری نے ایسی شدت اختیار کر لی کہ ہمیں بچنے کی کوئی امید نہ رہی لیکن پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور احبابِ کرام کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے اُن کا سایہ ہم پر کچھ اور دن کے لئے بڑھا دیا۔ آہستہ آہستہ طبیعت ٹھیک ہونے لگی اور جسمانی طاقت عود کر آئی۔ وزن بڑھتا گیا۔ اگرچہ معمولی چکروں کی تکلیف باقی تھی لیکن عام صحت بہت اچھی ہو گئی۔ دماغی صلاحیت اور ہمت بھی لوٹ آئی۔ چنانچہ ان کا آخری مضمون الفضل مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۶۹ء کو شائع ہوا۔ ہم بہت مطمئن ہو گئے لیکن ۲۵۔۲۶ جنوری ۱۹۶۹ء کو کچھ کھانسی کی تکلیف ہو گئی۔ ایک دن ہلکا سا بخار بھی ہو گیا۔ ۲۷ جنوری کو شام کے وقت فرمانے لگے کہ کھانسی اور سانس کی تکلیف بڑھ گئی ہے مجھے ہسپتال لے چلو۔ ہسپتال میں ڈاکٹروں نے معائنہ کیا اور چھاتی کے ایکس رے کے بعد بتایا کہ ہلکا سا نمونیہ ہو گیا ہے جس کے لئے انجکشن دے دیا گیا۔ برادران محمد رشید اور محمد مسعود باہر کے کمرے میں انتظار کر رہے تھے کہ اچانک ابا جان کو قے ہوئی اور ساتھ ہی دل کی حرکت بند ہو گئی۔ ڈاکٹروں نے ہر چند کوشش کی مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اور ابا جان اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

یکم فروری کو ابا جان کا تابوت بذریعہ ہوائی جہاز ربوہ بھیجا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ نوازش۔ محبت اور شفقت ابا جان کے تابوت کے پہنچنے نماز جنازہ اور تدفین کی خود نگرانی فرمائی۔ چنانچہ مورخہ ۷ فروری بروز جمعہ حضور نے نمازِ جنازہ پڑھائی جس کے بعد تابوت بہشتی مقبرہ میں دفن کر دیا گیا۔

اے میرے اللہ! ابا جان کی تربت پر اپنی رحمت کی بارش نازل فرما اور اماں جان اور ہم سب بہن بھائیوں کو صبر کی توفیق بخش۔

خاکسار (ڈاکٹر) محمد طاہر
BESS KAISER HOSPITAL
5055 NORTH GREELEY Ave
PORTLAND OREGON
97217
U. S. A.

بزمِ تاریخ تعلیم الاسلام کالج کا اختتامی اجلاس

ربوہ۔ ۲۲ فروری بروز ہفتہ چار بجے شام ہسٹری سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج کا افتتاحی جلسہ منعقد ہو رہا ہے جس میں محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائلپور انشاء اللہ العزیز مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شمولیت فرمائیں گے۔

عہدیداران کے تعارف اور سوسائٹی کے افتتاح کے بعد "حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ برصغیر کی ایک عظیم تاریخی شخصیت" کے عنوان پر محترم مولانا غلام احمد صاحب فاضل بدوملہوی۔ محترم مولانا شیخ نور احمد صاحب منیر اور محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان تقاریر فرمائیں گے۔ اہلِ ربوہ کو شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے۔

عبد المنان فیاض
سیکرٹری ہسٹری سوسائٹی
تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ

الحاج حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ

کا

ذکرِ خیر

از مکرم مسعود احمد صاحب خورشید کراچی ابن حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری

(۶)

آپ کی وفات اور تدفین

آپ ۱۹ نومبر ۶۸ء کو دن کے اڑھائی بجے اس دنیائے فانی سے کوچ کر کے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب اور خاکسار برادرم محمود احمد صاحب اور چند عزیزان نے ملکر غسل دیا اور کفن پہنانے کے بعد تابوت میں رکھکر دوستوں کو زیارت کرائی گئی۔ چھ بجے شام کو مغرب کی نماز سے چند منٹ پہلے تقریباً ڈیڑھ دو سو احمدی احباب و خواتین نے میرے مکان پر جنازہ پڑھا۔ ۷½ بجے شام کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ خاکسار برادرم محمود احمد صاحب میری اہلیہ میری پھوپھی صاحبہ۔ تین بہنیں اور عزیزم چوہدری عنایت اللہ صاحب و عزیزان میر احمد۔ انور احمد۔ جنازہ کو لے کر ربوہ روانہ ہوئے کراچی کے سٹیشن پر محترم امیر صاحب نائب امراء عہدیداران جماعت اور مربیان سلسلہ اور جماعت کے مخلص احباب و خواتین نے جن کی تعداد دو سو کے قریب ہوگی۔ جنازہ کو احترام و تکریم کے ساتھ روانہ کیا۔ ہماری دلجوئی کی اور صبر کی تلقین کی۔ محترم مولانا عبدالمالک صاحب نے سٹیشن پر دعا کرائی۔ اگلے دن شام کو جب کہ اندھیرا چھا چکا تھا اور عشاء کی اذان ہونے والی تھی ہم ربوہ پہنچے۔ سٹیشن پر کئی سو احباب جمع تھے۔ جن میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد افراد اور سلسلہ کے بزرگ شامل تھے۔ جنازہ کو لے جا کر دفاتر انصار اللہ مرکزیہ کے ہال میں رکھا گیا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کا زبانی یہ پیغام ملا کہ اگر آپ اس وقت جنازہ پڑھوانا چاہیں تو حضور ابھی پڑھا دینگے اور اگر اگلی صبح کو پڑھوانا ہو تو بھی بتلا دیں۔ ہم سب نے مشورہ کیا کہ چونکہ حضور کئی روز سے بیمار ہیں اور صبح کے وقت زیادہ دوست جنازہ میں شامل ہو سکیں گے۔ اور چہرہ بھی دیکھ سکیں گے لہٰذا حضور کی خدمت میں اطلاع بھجوا دی گئی کہ اگلی صبح کو جنازہ پڑھوا دیں۔ چنانچہ حضور نے اس عرضداشت کو منظور فرما کر ۲۱ نومبر کی صبح کو ½۸ بجے جنازہ پڑھانے کا ارشاد فرمایا۔ حضور اُن دنوں بیمار تھے۔ اور چلنے پھرنے میں دقت محسوس کرتے تھے۔ پھر بھی حضور نے ۲۱ نومبر کی صبح کو ۹ بجے جنازہ پڑھایا اور ہم سب کو شرفِ معانقہ بخشا اور والد صاحبؓ کا چہرہ بھی دیکھا۔ پھر مسجد مبارک کے آگے احاطہ میں بھی سینکڑوں دوستوں اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد افراد نے کندھا دیا۔ اور جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا وہاں پر آپ کے تابوت کو قطعہ صحابہ خاص میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ رضی اللہ عنہ۔

اے خدا بر تربت او بارش رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم
(آمین)

آپ نے آخری دنوں میں اس خواہش کا اظہار بھی کیا تھا کہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے درخواست کرنا کہ میرا جنازہ پڑھا دیں۔ چنانچہ باوجود ناسازیٔ طبع کے حضور پُرنور نے انتہائی شفقت فرما کر آپ کا جنازہ پڑھا۔ اور آپ کی یہ خواہش بھی پوری ہو گئی۔

اظہارِ تشکر

والد صاحب کی بیماری کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تار کے ذریعہ والد صاحبؓ کی عیادت فرمائی اور کئی خطوط اپنے دستخطوں سے بھجوائے اور دعائیں فرماتے رہے اسی طرح حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور خاندان کے کئی افراد نے آپ کی بیماری کے دوران صحت کے متعلق دریافت کیا اور دعائیں کیں اسی طرح سینکڑوں احباب جماعت نے تاروں فون اور خطوط کے ذریعہ آپ کی صحت کے متعلق دریافت کیا اور دعائیں کیں۔ اور حضرت والد صاحبؓ نے اپنی وفات سے ہفتہ عشرہ پیشتر مجھے فرمایا تھا کہ میں ان تمام احباب کا جن کی تاریں فون اور خطوط آئے ہیں الفضل کے ذریعہ شکریہ ادا کروں لیکن میں آپ کی بیماری کی غیر معمولی مصروفیت کی وجہ سے ایسا نہ کر سکا لہٰذا اب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور جملہ احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اسی طرح آپ کی وفات پر سینکڑوں احباب نے تاروں فون اور خطوط کے ذریعہ اظہار تعزیت فرمایا۔ ربوہ میں محترمہ حضرت منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ (باوجود بیماری کمزوری اور ضعیفی کے انتہائی شفقت فرما کر) اور حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدیقہ صاحبہ۔ حضرت سیدہ ہمرا آپا صاحبہ اور خاندان کی کئی مستورات ہمارے گھر والوں کے پاس میری ہمشیرہ کے مکان پر تعزیت کے لئے تشریف لائیں۔ اسی طرح خاندان کے بہت سے افراد ہمارے پاس ربوہ اور کراچی میں تعزیت کے لئے تشریف لائے یا خطوط کے ذریعہ تعزیت فرمائی۔

میں اور میرے بھائی بہن اور قبلہ والد صاحبؓ کے خاندان کے تمام افراد۔ سب بہن بھائیوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ہماری پریشانی اور تکلیف کے وقت میں دلجوئی فرمائی اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور اپنی رحمتوں برکتوں اور فضلوں سے نوازے۔ آمین

بہت سی جماعتوں کے امراء و صاحبان نے تعزیت کے خطوط بھجوانے کے علاوہ قراردادیں پاس کر کے بھیجی ہیں اور حضرت والد صاحبؓ کی نماز جنازہ غائبانہ بھی ادا کی ہے۔ ہم سب ان کے بھی بے حد ممنون ہیں اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر اور اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ (آمین)

چونکہ حضرت والد صاحبؓ یہ مصرعہ ہمیشہ بار بار پڑھا کرتے تھے۔ ؎

جنازے پہ میرے کھڑے ہو کے ہزار
اسی لئے میں ان جماعتوں کے امراء صاحبان یا صدر صاحبان سے بھی گذارش کرتا ہوں کہ جہاں ان کی نماز جنازہ غائبانہ ادا نہ کی گئی ہو۔ ادا کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

نیز میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور صحابہ کرام و بزرگان سلسلہ اور سب بہن بھائیوں سے حضرت والد صاحبؓ کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں ممتاز مقام عطا فرمائے (آمین) اور مسیح پاک علیہ السلام کے اس دعاگو اور جلیل القدر صحابی کو اپنی رحمت اور مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے۔ (آمین)

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ
وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

اور سب سے اپنے لئے اور حضرت والد صاحبؓ کی اولاد اور متعلقین کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کہ ہم اب ان کی دعاؤں سے محروم ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس خلا کو خود پورا فرمائے اور ہم سب کا خود حامی و ناصر اور کفیل ہو اور اپنے فضل سے دین کی خدمت کی توفیق بخشے۔ اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ نیز والد صاحبؓ کی تمام پاکیزہ دعاؤں کو قبول فرمائے۔ اور ہم سب کو ان کے ثمرات حسنہ سے نوازے اور ان کی نیکیوں کا وارث بنائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس دعائیہ شعر پر اللہ تعالیٰ سے تمام جماعت کے لئے دعا کرتے ہوئے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

ع۔ نیز مارا از بلائے جہاں محفوظ دار

دعائے مغفرت

بعض دوستوں کی طرف سے ابھی تک مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب پشاور (ابن صوفی رحمت اللہ مرحوم سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ) کے نام خطوط آتے رہتے ہیں سو ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ حافظ قدرت اللہ صاحب جو گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف بلائنڈ پشاور میں سپروائزر کم انسٹرکٹر تھے گزشتہ سال ۱۵ فروری ۶۸ء کو وفات پا گئے تھے۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار حافظ محمد اعظم از پشاور)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جارہے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۴۵۴

میں شیخ عبدالحلیم خان ولد شیخ عبداللطیف خان صاحب قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مجھے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔/۱۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد :- عبدالحلیم خان ولد شیخ عبداللطیف خان

۹۰۲/۵ ۲/۶- اسلام آباد

گواہ شد :- شیخ عبداللطیف خان والد موصی

گواہ شد :- مرزا عبدالحق صدر موصیان راولپنڈی۔

مسل نمبر ۱۹۴۵۵

میں صبیحہ صداقت بنت میاں محمد حسین صاحب قوم کھوکھر پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لائلپور ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳ جولائی ۱۹۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱- زیور طلائی مالیتی ... ۷۵۰ روپے
۲- گھریلو کلائی مالیتی ... ۱۱۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- صبیحہ صداقت بنت محمد حسین صاحب ڈویژنل اکاؤنٹنٹ جھنگ پروشنل بلڈنگ ڈویژن

گواہ شد :- محمد حسین بقلم خود

گواہ شد :- احمد الدین سیکرٹری مینائفت

مسل نمبر ۱۹۴۵۶

میں صفیہ تنویر زوجہ بشیر احمد اختر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۵/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر ... ۵۰۰۰ روپے
۲- زیور ۲۸ تولے مالیتی ... ۳۸۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- صفیہ تنویر اہلیہ بشیر احمد اختر دارالرحمت غربی ربوہ

گواہ شد :- فضل الدین بنگوی سیکرٹری وصایا حلقہ غلام محمد آباد لائلپور

گواہ شد :- ضمیر احمد ولد محمد اسماعیل صاحب برادر موصیہ ۲۰/۵/۶۸

مسل نمبر ۱۹۴۵۷

میں حفیظ احمد ولد چوہدری برکت علی صاحب قوم جٹ بھٹہ پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۵۶۵ گ ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ پندرہ نبوت ۱۳۴۷ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۲۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد :- حفیظ احمد متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد :- عبدالرشید مرحوم ۱۶۵۵۳ محلہ ہیرا والہ خوشاب۔ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد :- نثار احمد خان متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۴۵۸

میں ممتاز جہاں بیگم زوجہ عبدالقیوم صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶-۹-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند ... ۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- ممتاز جہاں بیگم بقلم خود

گواہ شد :- محمد رفیع کارکن امور عامہ ربوہ

گواہ شد :- الطاف احمد محلہ دارالبرکات ربوہ

مسل نمبر ۱۹۴۵۹

میں نور صفیہ زوجہ چوہدری منیر احمد صاحب اوورسیر قوم کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر تیئس سال تقریباً بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج آج بتاریخ ۷-۱۰/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ۱) حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰۰/- روپے
۲- مکان ایک عدد واقع چک ۶۶ ج ب مالیتی ۴۰۰۰/- روپے ۳- زیور ۱۲ تولے مالیتی ۵۳۱/- روپے۔ کل جائیداد ۶۵۳۱/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- نور صفیہ

گواہ شد :- محمد حنیف سیکرٹری مال دارالعلوم

گواہ شد :- رائے فضل حسین بقلم خود۔

وصیت ۱۶۰۳۳ دارالعلوم غربی ربوہ

مسل نمبر ۱۹۴۶۰

میں عبدالستار خان ولد حافظ عبدالکریم خان صاحب قوم پٹھان پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خوشاب ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۱۰/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد :- عبدالستار خان متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد :- حفیظ احمد متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد : نثار احمد خان متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ۔

معطی حضرات ایوانِ محمود کی خدمت میں

ایوانِ محمود (ہال خدام الاحمدیہ مرکزیہ) کی تعمیر کے لئے متعدد حضرات نے -/۳۱۳ روپے یا اس سے زائد کے عطیہ جات عطا فرما کر مجلس کی خصوصی امداد فرمائی ہے۔ جملہ معطی حضرات کی چودھویں قسط بغرضِ دعا و اطلاع شائع کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی قربانی کو شرفِ قبولیت بخشے۔

جن دوستوں کے وعدہ جات ابھی تک قابلِ ادا ہیں ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ تعمیر کے آخری مراحل پر رقم کی فوری ضرورت ہے لہٰذا اوّلین فرصت میں وعدہ ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نمبر شمار	نام معطی و پتہ	مقام	رقم
۱۔	مکرم عبدالباسط صاحب برٹش فارمیسوٹیکل کارپوریشن ملتان روڈ	لاہور	۳۱۳
۲۔	مکرم ملک محمود احمد صاحب گنج مغلپورہ	"	۳۱۳
۳۔	محترمہ غلام سکینہ صاحبہ اہلیہ حاجی عبدالکریم صاحب ہال روڈ	"	۳۱۳
۴۔	مکرم ڈاکٹر قاضی منور احمد صاحب ریلوے روڈ	"	۵۰۰
۵۔	" نوید احمد صاحب فلیمنگ روڈ	"	۳۱۳
۶۔	" چوہدری صفدر علی صاحب	ہانڈو گوجر	۳۱۳
۷۔	" " احسان اللہ صاحب	لاہور	۳۱۳
۸۔	" " فیض احمد صاحب ظفر	"	۳۱۳
۹۔	" " بشیر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن	"	۳۱۳
۱۰۔	" ملک منور احمد صاحب جاوید گنج مغلپورہ	"	۳۱۳
۱۱۔	" سیفی چوہدری صاحب شیزان انٹرنیشنل	"	۳۱۳
۱۲۔	مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ رحمان پورہ	"	۳۱۳
۱۳۔	مکرم خان محمد علی خان صاحب درانی مجسٹریٹ	"	۳۱۳
۱۴۔	" چوہدری محمد اشرف صاحب باغبان پورہ	"	۳۱۳
۱۵۔	" سیّد عبدالرحیم شاہ صاحب	مانسہرہ	۳۱۳
۱۶۔	" چوہدری نثار احمد صاحب ابن عبدالمجید صاحب	جھنگ صدر	۳۱۳
۱۷۔	" محمد ارشد صاحب وینس	چک ۳۷	۳۱۳
۱۸۔	" محمد شفیع صاحب ودھان	کراچی	۵۰۰
۱۹۔	" چوہدری حامد رشید صاحب قائد خدام الاحمدیہ	حافظ آباد	۳۱۳
۲۰۔	" " طاہر محمود صاحب باجوہ	گوجرانوالہ	۳۱۳
۲۱۔	" ڈاکٹر کیپٹن عبدالسلام خان صاحب	حیدرآباد	۳۱۳
۲۲۔	" شیخ عظیم الدین صاحب مرحوم	راوھن	۳۱۳
۲۳۔	" حکیم مختار احمد صاحب	کڑیانوالہ	۳۱۳
۲۴۔	" مرزا سعید احمد صاحب مرزا مجید احمد صاحب	منڈی بہاؤالدین	۳۱۳
۲۵۔	مجلس خدام الاحمدیہ	"	۳۱۳

دعائے مغفرت

مکرم مظفر احمد صاحب منصور متعلم جامعہ احمدیہ کی والدہ محترمہ مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۶۹ء کو بوقت ½۴ بجے بعد از دوپہر اس دارِ فانی سے رحلت فرما کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔

(عبدالستار خان۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

اعلانات دارالقضاء

(۱) محترمہ سیدہ میمونہ بیگم صاحبہ بیوہ عبدالباسط صاحب مرحوم نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند سیّد عبدالباسط وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے نام قطعہ ۹ بلاک ۵ رقبہ دس مرلہ الاٹ ہے مذکورہ قطعہ میرے اور مرحوم کے بچوں کے نام منتقل کر دیا جائے کیونکہ مرحوم کا ہمارے سوا اور کوئی وارث نہیں ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(۲) مکرم میاں بشارت احمد صاحب ۵/۶ ماڈرن موٹرز لمیٹڈ اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ وکٹوریہ روڈ کراچی نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم محمد عبداللہ صاحب (مرحوم) ولد مکرم میاں چراغدین صاحب مرحوم ساکن ۲۹۵/۱۱ فیکٹری ایریا ربوہ فوت ہو چکے ہیں۔ مرحوم کے نام مکان ۱۱/۳۹ دارالرحمت الاٹ ہے۔ یہ مکان مع زمین میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ میری دونوں ہمشیرگان مسماۃ حمیدہ بیگم اور بشریٰ بیگم نے اپنا شرعی حصہ ترک کر دیا ہے۔ ان کی تحریری رضامندی ارسال ہے۔

اگر کسی وارث کو اس پر اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

ولادت

میری باجی نورجہاں بیگم زوجہ ناصر احمد صاحب منیر انچارج کنال ڈسپنسری قلعہ رام کور کو اللہ تعالیٰ نے بروز بدھ مورخہ ۵ فروری کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام حامد محمود ناصر رکھا گیا ہے۔ نومولود چوہدری عبداللطیف صاحب آف قادیان کا پوتا اور شیخ عبداللطیف صاحب کا نواسہ ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے اور خادمِ دین بنائے۔ آمین۔

(سعید اقبال معرفت ناصر احمد منیر انچارج کنال ڈسپنسری قلعہ رام کور)

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار کی شادی کو نین برس ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک میں اولاد سے محروم ہوں احباب اولادِ نرینہ کے لئے دعا فرماویں۔

(حافظ محمد اعظم از پشاور)

۲۔ میرے لڑکے عزیزم منور احمد سعید ایم۔ پی۔ اے ایڈمنسٹریٹو آفیسر ورلڈ بینک۔ واشنگٹن (امریکہ) جو جلسہ سالانہ میں شرکت کی غرض سے اپنی اہلیہ اور بچی سمیت ربوہ آئے تھے ۹ فروری کو واپس امریکہ روانہ ہو گئے راستہ میں حج بیت اللہ کرنے کا بھی ارادہ ہے۔ احباب عزیز کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(روشن الدین صراف گولبازار ربوہ)

۳۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ محترمہ ٹانگ کے درد بخار اور کمزوری سے بہت بیمار ہیں احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے۔

(ملک سعید احمد۔ بدین ضلع حیدرآباد)

۴۔ خاکسار کو عرصہ دو ماہ سے متواتر کمر میں درد ہے اور بھی کئی قسم کی مشکلات سے پریشان ہوں۔ احباب جماعت میرے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار عبداللطیف راجوری۔ جہلم)

۵۔ میں تین سال سے ایک مقدمہ میں مبتلا ہوں باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد ظہیر الدین احمد۔ شیخوپورہ)

۶۔ مکرم علیم الدین صاحب آف سرگودھا عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کامل عطا کرے۔ (شاہد خورشید)

۷۔ میرے خالو جان مولوی محمد نواز خان صاحب کشکی سابق منیجر ورکس گورنمنٹ پرنٹنگ پریس کراچی ان دنوں شدید بیمار ہیں اور جناح ہسپتال کراچی میں بغرض علاج داخل ہیں۔ احباب جماعت ان کی شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(مسعود احمد فاروقی۔ باغبان پورہ لاہور)

جماعتہائے احمدیہ سیرالیون کی بیسویں سالانہ کانفرنس کا وسیع پیمانہ پر انعقاد

کانفرنس کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

احمدی احباب کے علاوہ پچیس پیراماؤنٹ چیفس اور ملک کی دیگر سربرآوردہ ہستیوں کی شرکت

فری ٹاؤن (بذریعہ تار) — جماعتہائے احمدیہ سیرالیون (مغربی افریقہ) کی بیسویں سالانہ کانفرنس پچھلے دنوں بو نامی شہر میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت درجہ کامیاب رہی۔ کانفرنس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک خصوصی پیغام جو حضور نے خاص اس موقع کے لئے ارسال فرمایا تھا پڑھ کر سنایا گیا۔ افتتاحی اجلاس میں صدارت کے فرائض سیرالیون کے گورنر جنرل ہز ایکسی لینسی بنجا تیجانسی نے ادا فرمائے۔ آپ نے اپنی صدارتی تقریر میں اشاعت و تبلیغ اسلام اور تعلیمی ترقی کے ضمن میں جماعت احمدیہ کی شاندار خدمات کا ذکر کرکے اسے نہایت شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ کانفرنس کی مختصر روداد پر مشتمل جو تار سیرالیون مشن کے انچارج مبلغ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری نے ارسال فرمایا ہے اس کا ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:-

"جماعتہائے احمدیہ سیرالیون (مغربی افریقہ) کی بیسویں سالانہ کانفرنس جو بو کے شہر میں منعقد ہوئی ۹ فروری ۱۹۶۹ء کو نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئی۔ سیرالیون کے گورنر جنرل ہز ایکسی لینسی بنجا تیجانسی نے افتتاحی اجلاس میں صدارت فرماتے ہوئے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور حکومت کی طرف سے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ آپ نے فرمایا جماعت احمدیہ نے اسلامی تعلیم کو سب کے لئے عام کرکے اسے عوام تک پہنچانے میں بہت اہم خدمت انجام دی ہے۔ مبشرین اسلام میں قربانی و ایثار کا جذبہ اور ادائے فرض کی لگن اس جماعت کی عظیم خصوصیات ہیں۔

پارلیمنٹ ہاؤس کے لیڈر جناب باشن تقی نے اپنی تقریر میں اس خیال کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ نے صحیح اسلامی ثقافت کو فروغ دے کر اپنی ہستی کا جواز ثابت کر دکھایا ہے۔ آپ کے علاوہ جناب مصطفیٰ سنوسی کریم زبیر صاحب جنرل سیکرٹری مسلم کانگریس اور تین پیراماؤنٹ چیفس نے بھی کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ انہوں نے اپنی تقاریر میں جماعت احمدیہ کے مبلغین اسلام کی مساعی اور تعلیمی میدان میں احمدیہ مشن کے کارناموں کو سراہتے ہوئے ان کی بہت [illegible] سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، جناب وزیر اعظم سیرالیون، احمدیہ مشنز مغربی افریقہ کے علاقائی انچارج اور بعض دوسری اہم شخصیتوں کے خصوصی پیغامات بھی پڑھ کر سنائے گئے۔

ایک ہزار سے زائد افراد نے جن میں حکومت کے متعدد سیکرٹریز، پچیس پیراماؤنٹ چیفس سرکاری افسران اور پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ لائبیریا بھی شامل تھے کانفرنس میں شرکت کی۔ اس موقع پر تیرہ افراد نے بیعت کرکے قبول حق کی سعادت پائی۔ کانفرنس کے ایام میں نماز تہجد باقاعدگی سے ادا کی جاتی رہی۔

کانفرنس سے معاً قبل ایک روز مجلس مشاورت کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس میں جماعتہائے احمدیہ سیرالیون کے نمائندگان نے شرکت کی۔ ایجنڈے پر تفصیل سے بحث ہوئی۔ مالی، تنظیمی، تربیتی اور تبلیغی امور سے متعلق اہم فیصلے کئے گئے۔ مزید برآں مشاورت میں بجٹ برائے سال ۷۰-۱۹۶۹ء کی منظوری بھی دی گئی۔

ریڈیو اور اخبارات نے سالانہ کانفرنس کی خبروں کو خاص اہمیت دی۔ چنانچہ اس بارہ میں خبروں کی وسیع پیمانے پر اشاعت عمل میں آئی۔"

عید فنڈ

عید قربان قریب آرہی ہے اس لئے کارکنان مال کو عید فنڈ کی وصولی کی طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے۔ یہ چندہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے۔ پہلے عید فنڈ کی شرح ہر کمانے والے کے لئے کم از کم ایک روپیہ فی کس مقرر تھی لیکن موجودہ زمانہ کے معاشی حالات کے پیش نظر ایک روپیہ کی قدر بہت کم ہوگئی ہے کیونکہ ہر شخص کی آمد و خرچ میں اضافہ ہو چکا ہے اس لئے عید فنڈ کی شرح کو محض ایک روپیہ تک محدود رکھنا درست نہیں ہوگا۔ اس فنڈ میں احمدی احباب کو اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لینا چاہیئے۔ یہ خوشی کا چندہ ہے اور ہماری اصل خوشی تو اشاعت اور قیام اسلام پر منحصر ہے۔ پس جہاں عید کی خوشیوں پر رقوم صرف کی جائیں وہاں حقیقی خوشی کے حصول کے لئے ایک معتدبہ رقم عید فنڈ کی شکل میں خدمت اسلام کے لئے فراہم کی جائے۔ چونکہ عید فنڈ ایک مرکزی چندہ ہے اس میں سے کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں بلکہ وصول شدہ رقم صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرائی جائے۔

(ناظر بیت المال)

امراء و صدر صاحبان توجہ فرمائیں

ماہ صلح (جنوری) گزر چکا ہے مگر شعبہ اصلاح وارشاد کی ماہوار رپورٹیں ابھی تک تمام جماعتوں کی طرف سے موصول نہیں ہوئیں لہذا تمام امراء اور صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ مقامی اپنے سیکرٹریان اصلاح وارشاد سے جائزہ لے کر جلد رپورٹ بھجوانے کا اہتمام فرماویں۔ جزاکم اللہ۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

عید الاضحیہ کی تقریب پر قربانی کرنیوالے احباب متوجہ ہوں

اس مرتبہ انشاء اللہ تعالیٰ عید الاضحیہ ۲۷ فروری ۱۹۶۹ء کو ہوگی۔ جو احباب اس موقع پر نظارت خدمت درویشاں کے زیر اہتمام قربانی کروانا چاہتے ہیں وہ بحساب فی جانور (چھترا) کم از کم مبلغ ساٹھ روپے بھجوا دیں تاکہ ان کی طرف سے قربانی کا انتظام کروایا جاسکے۔ چونکہ عید الاضحیہ کے دنوں میں جانوروں کی قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے نیز بسا اوقات اچھا جانور بھی دستیاب نہیں ہوتا لہذا احباب رقم بھجوانے میں عجلت فرمائیں۔ یہ رقوم ناظر خدمت درویشاں کے نام بھجوائی جائیں تاکہ بروقت مل سکیں۔

(ناظر خدمت درویشاں)

ہفتہ شجرکاری

آپ سب کو علم ہوگا کہ ان دنوں حکومت کی طرف سے ہفتہ شجرکاری منایا جارہا ہے لہذا انصار اللہ کے جملہ اراکین اور عہدیداران کی خدمت میں میری درخواست ہے کہ وہ اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن قدم اٹھائیں کیونکہ یہ ایک بہت بڑی ملکی و ملی خدمت ہے۔

قائد ایثار
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴